روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 45-80 نمبر 154 منگل-12 صفر 1416ھ '11 وفا 1374ہش '11 جولائی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسان صدق دکھلاوے اور نیک ظن رکھے

معرفت سے حُسن ظن پیدا ہوتا ہے۔ ہر شخص میں محبت اپنے ظن کی نسبت سے ہوتی ہے۔ (میں اپنے بندے سے اس کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں) سے یہی تعلیم ملتی ہے۔ صادق عاشق جو ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ پر حُسن ظن رکھتا ہے کہ وہ اس کو کبھی نہیں چھوڑے گا خدا تعالیٰ تو وفاداری پسند کرتا ہے۔ بلکہ چاہتا ہے کہ انسان صدق دکھلاوے اور اس پر نیک ظن رکھے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جن کو اللہ تعالیٰ دنیا میں تکالیف دیتا ہے اور جو لوگ خود خدا تعالیٰ کے لئے دکھ اٹھاتے ہیں ان دونوں کو خدا تعالیٰ آخرت میں بدلہ دے گا۔ دنیا تو چلنے کا مقام ہے' رہنے کا نہیں۔ اگر کوئی شخص سارے سامان خوشی کے رکھتا ہے' تو خوشی کا مقام نہیں۔ یہ سب آرام اور دکھ ختم ہونے والے ہیں اور اس کے بعد ایک ایسا جہان آنے والا ہے جو دائمی ہے۔ جو لوگ اس مختصر جہان میں انسانی بناوٹ میں فرق اور کمی بیشی دیکھ کر دوسرے جنم کے گناہوں اور عملوں پر محمول کر لیتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ وہ یہ معلوم نہیں کرتے کہ آخرت کا ایک بڑا جنم آنے والا ہے اور جن کو خدا تعالیٰ نے پیدائش میں کوئی نقص عطا کیا ہے اور جن لوگوں نے اپنے آپ کو خود بخود خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے دکھوں میں ڈال دیا ہے ان دونوں کو وہاں چل کر بدلہ ملے گا۔ یہ جہان تو تخم ریزی کا جہان ہے اور ایسے موقع حاصل کرنے کے واسطے ہے۔ جن سے خدا تعالیٰ راضی ہو۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۷)

حقیقی عزتیں اسی کو ملتی ہیں جو خود کو نیست سمجھے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمتیں تو اس کی ساری ہی مخلوق پر نازل ہوتی ہیں۔ لیکن جب یہ رحمتیں اور برکتیں رب اور رحمان کی صفت کے جلووں کے ماتحت نازل ہوتی ہیں تو انسان کے علاوہ جن پر وہ نازل ہوتی ہیں ان پر یہ ذمہ داری نہیں ہوتی کہ وہ اپنے اختیار اور مرضی سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور اس کی طرف اور بھی زیادہ جھکیں وہ تو مجبور ہیں لیکن انسان جب اللہ تعالیٰ کی رحیمیت کے جلوے دیکھتا ہے اور اسے اپنی حقیر اور بے مایہ کوششوں کے ثمرات ملتے ہیں تو اس وقت اس کے لئے رحیمیت کے دامن کو پکڑنا اور بھی زیادہ ضروری ہو جاتا ہے۔ لیکن ان انسانوں میں سے بھی جو خدا کے لئے اپنی زندگی کے دن گذارنے والے ہوتے ہیں ایک گروہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کو دیکھتا ہے تو اس کے دل میں تکبر اور غرور پیدا ہو جاتا ہے وہ یہ سمجھنے لگتا ہے کہ شاید رحیمیت کے دست قدرت نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے یہ کامیابیاں عطا نہیں کیں بلکہ میں نے جو حاصل کیا ہے وہ اپنی تدبیر اور اپنی عقل اور اپنے ذرائع اور اپنی کوشش اور اپنی طاقت سے حاصل کیا ہے۔ (اللہ تعالیٰ ایسے خیال سے محفوظ رکھے)

مگر جو لوگ خدا تعالیٰ کے سچے عاشق ہوتے ہیں۔ ان پر جب رحیمیت کے جلوے ظاہر ہوتے ہیں اور اس دنیا کی نعمتیں اور عزتیں بھی انہیں دی جاتی ہیں تو ان کے دلوں میں اور ان کی روح کے گوشے گوشے میں بے مائیگی اور نیستی کا احساس اور بھی شدت اختیار کر جاتا ہے۔

یہ احساس بے مائیگی اور نیستی ایک (صاحب ایمان) کی جان اور اللہ کے عاشق کی روح ہے۔ یہی وہ بنیادی نکتہ ہے جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ اس کے فضلوں اور رحمتوں کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرتا چلا جاتا ہے۔

ہمارا رب صمد اور غنی ہے۔ اسے کسی شخص کی اور کسی شئے کی احتیاج نہیں لیکن ہم ہر آن اور ہر لحظہ اس کے محتاج ہیں۔ کوئی چیز بھی تو اس

باقی صفحہ ۷ پر

خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو ہمیشہ عزیز رکھتا ہے۔ اور ان کی عمر دراز کرتا ہے

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم سید خالد احمد صاحب ابن محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب و صاحبزادی امتہ الحکیم بیگم صاحبہ کو مؤرخہ ۱۵۔ جون ۱۹۹۵ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت "یاسر ولید احمد" عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا پڑنواسہ ہے۔ نیز محترم میجر سید سعید احمد صاحب آف کیولری گراؤنڈ لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے نومولود کی صحت و تندرستی' درازی عمر اور نیک و خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم قریشی نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ ایک ہفتہ سے بعارضہ پیٹ درد فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب (وفات یافتہ) بیمار ہیں اور اسلام آباد کمپلیکس ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان

○ واقفین نو کے متعلق جملہ مضامین وکالت وقف نو تحریک جدید ربوہ کو ارسال کئے جایا کریں۔ الفضل میں بلاواسطہ موصول ہونے والے مضامین شائع نہیں کئے جاسکیں گے۔

(ادارہ)

ضروری اعلان

○ چند روز قبل دفتر الفضل میں مبلغ ڈیڑھ صد روپے کا کراس چیک بذریعہ ڈاک موصول ہوا تھا۔ جس پر بھیجنے والے کا ایڈریس نہ تھا۔ جس کسی نے یہ چیک ارسال کیا تھا۔ اپنے مکمل ایڈریس سے دفتر الفضل کو آگاہ کرے۔

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت اڑھائی روپیہ

11- وفا 1374 ھش 11- جولائی 1995ء

حقیقی دوستی

انسانوں کا تو یہ حال ہے کہ حالات اچھے ہوں تو لوگ دوستی کا دم بھرتے ہیں اور حالات خراب ہو جائیں تو منہ موڑ لیتے ہیں۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ حقیقی دوستی تو وہ ہے جو مشکلات کے وقت میں ظاہر ہو۔ اگر آپ اپنے دوست کو مشکل میں دیکھ کر اس سے منہ موڑ لیں کہ کہیں اس مشکل کا کوئی حصہ آپ کی جھولی میں نہ آگرے یا مشکل وقت میں اس کی مدد آپ کو ناگوار ہو تو یقیناً اسے دوستی نہیں کہا جا سکتا۔ دوست دوستوں کے کام آنے چاہئیں۔ اور کام آنے کا وہ وقت نہیں ہوتا جب حالات اچھے ہوں۔ اس وقت تو کسی کو کسی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ سوائے اس کے کہ وقت گذارنے کے لئے ایک دوسرے سے گپ شپ لگائی جائے۔ نہ الف کو ب کی ضرورت نہ ب کو الف کی ضرورت۔ نہ وہ اس کا محتاج نہ یہ اس کا محتاج۔ لیکن جب کسی دوست پر مشکل وقت پڑتا ہے تو وہ اپنے اردگرد دیکھتا ہے۔ کچھ لوگ جو اس سے بڑی گپ شپ لگاتے تھے۔ اس کے بڑے اپنے بنتے تھے۔ وہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں اور چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔

لیکن جہاں تک انسان اور خدا کا تعلق ہے دیکھنے میں یہ بات آتی ہے کہ حالات اچھے ہوں تو انسان خدا تعالیٰ سے منہ موڑ لیتا ہے۔ اس کو یاد ہی نہیں کرتا۔ اس کے دل میں یہ بات آتی ہی نہیں کہ خدا تعالیٰ کی ہستی اس کی پشت پناہ ہے وہی اس کا ملجاو ماویٰ ہے۔ وہی اس کا حقیقی مددگار ہے۔ چونکہ اچھے حالات میں بظاہر اسے مدد کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ اس لئے وہ خدا تعالیٰ کو بھول جاتا ہے۔ اور جب مشکل پڑتی ہے تو پھر اسے خدا تعالیٰ یاد آجاتا ہے۔ اور دعائیں کرنے لگتا ہے۔ وہ اس کے سامنے گڑگڑاتا ہے۔ اور یوں ظاہر کرتا ہے گویا اس کے اور خدا تعالیٰ کے بڑے قریبی تعلقات ہیں۔ حالانکہ چاہئے تو یہ کہ مشکل وقت میں اگر خدا تعالیٰ کو پکارنا ہے تو اچھے وقت میں بھی اس کو یاد رکھا جائے۔ لیکن ایسا ہوتا بہت کم ہے۔ اور پھر اس کا یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ جس شخص نے خدا تعالیٰ کو اپنے اچھے وقت میں یاد نہیں رکھا جب اس پر مشکل پڑتی ہے اور وہ خدا کے سامنے گڑگڑاتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی اس کی پروا نہیں کرتا۔ اب کیوں میری طرف آئے ہو پہلے تم مجھے بھولے ہوئے تھے۔ اب تم نے گڑگڑانا شروع کر دیا ہے۔ اس ساری بات کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہر حال میں خدا تعالیٰ سے ہمارا تعلق قائم رہنا چاہئے۔ ہمیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا چاہئے۔ ہمارے اچھے حالات بھی تو اسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ ہم بھول جاتے ہیں کہ کوئی خدا بھی ہے اور وہ ہر قسم کے حالات پیدا کر سکتا ہے۔ ہمارے اچھے حالات بھی اس نے پیدا کئے ہیں۔ اور جس کے برے حالات ہیں ان میں سے نکالنا بھی اسی کا کام ہے۔

کتّے کو اپنے باندھ کے رکھئے تو ٹھیک ہے
ورنہ کسی کو کاٹ نہ کھائے یہ خوف ہے
ہر اک پہ بھونکتا ہے بڑے زور زور سے
کوئی اسی کو مار نہ جائے یہ خوف ہے

ابوالاقبال

○

پیڑ اُکھڑ جائیں گے اب تو آندھیوں کے زور سے
یہ سمجھ آئی تھی آوازوں کے پیہم شور سے

آندھیاں چلتی رہیں طوفان کی رفتار سے
سائیں سائیں کی صدا آئی در و دیوار سے

ہر طرف دہشت کا عالم ہر طرف خوف و ہراس
ہر طرف بیٹھے ہوئے دل تھے تذبذب کی اساس

ہر کوئی اپنے مکاں میں جس طرح محبوس ہو
ہر نظر کی خیرگی بُجھتا ہوا فانوس ہو

آندھیوں کے ساتھ شامل برق و باراں ہو گئے
دم بخود ایسے ہوئے کچھ لوگ جیسے سو گئے

پیڑ لیکن احمدیت سے وفا کے پیڑ تھے
حَوصلے کے عَزم کے صِدق و صفا کے پیڑ تھے

یہ اُکھڑ جاتے نہیں ہرگز نہیں ہرگز نہیں
زندگی پائندگی ان کی ہے اِک امرِ یقیں

یہ ہر اک آندھی کے رُخ کو موڑنے والے تھے پیڑ
زورِ طوفانِ حوادث توڑنے والے تھے پیڑ

احمدیت کا مَیں اِک اَدنیٰ سا پودا ہوں نسیم
اور خود سر آندھیوں کے سر کا سودا ہوں نسیم

نسیم سیفی

خدا تعالیٰ دعا کرنے والے کو ضائع نہیں کرتا

یقیناً خدا رحیم، کریم اور حلیم ہے وہ دعا کرنے والے کو ضائع نہیں کرتا۔ تم دعا میں مصروف رہو اور اس بات سے مت گھبراؤ کہ جذبات نفسانی کے جوش سے گناہ صادر ہوتے ہیں۔ وہ خدا سب کا حاکم ہے وہ چاہے تو فرشتوں کو بھی حکم کر سکتا ہے کہ تمہارے گناہ نہ لکھے جائیں۔ دیکھو دعا کے ساتھ عذاب جمع نہیں ہو سکتا۔ مگر دعا صرف زبان سے نہیں ہوتی بلکہ دعا وہ ہے کہ

جو منگے سو مر رہے　　　مرے سو منگن جا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کو جو دعا سکھائی گئی ہے کہ اے خدا جس طرح میرے والدین نے میرے ساتھ پیار کا سلوک کیا ہے اسی طرح تو بھی ان سے سلوک کر۔ اس میں "جس طرح" کی تشریح حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

اس ضمن میں ایک یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ کما کے لفظ نے ہمیں ہماری بہت سی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلا دی۔ جو صرف والدین کی طرف سے نہیں بلکہ اپنی اولاد اور آئندہ نسلوں کی طرف سے ہمیں پیش آتی ہیں اور ہمیں انہیں کس طرح ادا کرنا چاہئے اس کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ فرمایا:

(اے میرے رب تو ان دونوں (والدین) پر رحم فرما جس طرح مجھے بچپن میں (رحمت سے) پالا)۔

کما کے لفظ نے یہ بتایا کہ اگر والدین بچوں کی تربیت رحمت کے ساتھ نہیں کرتے تو یہ دعا ان کے حق میں نہیں سنی جائے گی کیونکہ کما کا مطلب ہے جیسے انہوں نے بچپن میں رحمت کے ساتھ میری تربیت کی یہ وہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کو بھلا کر یورپ اپنے معاشرے میں کئی قسم کے عذاب پیدا کر چکا ہے۔ اولاد کے ساتھ حسن سلوک اور رحم کے ساتھ تربیت کرنا اس لئے بھی نہایت ضروری ہے تاکہ بعد میں بڑے ہو کر اس اولاد کا اپنے والدین سے اسی طرح رحمت اور نرمی اور مغفرت کا تعلق ہو۔ اگر بچپن ہی سے والدین اپنی زندگی کی لذتوں میں منہمک پڑے ہوں اور اولاد کو سکولوں کے سپرد کر دیں یا معاشرے کے سپرد کر دیں اور ان کی تربیت میں جو ذاتی تعلق پیدا کرنا چاہئے وہ تعلق پیدا نہ کریں (تو یہ دعا ان کے حق میں نہیں سنی جائے گی) یاد رکھیں یہاں بچوں کے ساتھ پیار کا ذکر نہیں ہے۔ بچوں کے ساتھ پیار تو ہر معاشرے میں والدین کو ہوتا ہی ہے۔ فرمایا ایسا پیار ہو جو تربیت میں استعمال ہوا ہو اور ایسا پیار نہ ہو جو تربیت خراب کرنے والا پیار ہو۔

پس پیار کے متوازن ہونے کا بھی اس آیت میں ذکر فرمادیا اور یہ بھی بتادیا کہ وہ پیار ہی کام کا پیار ہے جس کے نتیجے میں اولاد اعلیٰ تربیت پائے۔

پس وہ والدین جو اس بات سے غافل رہتے ہیں ان کی سوسائٹیوں میں کئی قسم کی خرابیاں جگہ پکڑ جاتی ہیں اور ان کی اولادیں جب بڑی ہوتی ہیں تو وہ اپنے والدین کے لئے نہ خدا تعالیٰ سے احسان کی دعائیں مانگتی ہیں نہ خود احسان کا سلوک کرتی ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بوڑھے آدمیوں کے گھر ایسے والدین سے بھر جاتے ہیں جن کی اولادیں ان سے غافل ہو چکی ہوتی ہیں۔ ان کے ساتھ حسن سلوک تو درکنار ان کی معمولی سی غفلت پر ان کو ڈانٹتے ہیں، ان سے قطع تعلقی کرتے ہیں، ان کے ساتھ بد سلوکی سے پیش آتے ہیں اور جن جن معاشروں میں یہ مرض بڑھتا چلا جاتا ہے وہاں حکومت کے اخراجات بوڑھے لوگوں کے گھروں پر زیادہ سے زیادہ بڑھنے لگتے ہیں یہاں تک کہ بعض امیر ممالک بھی عاجز آجاتے ہیں اور ان کے پاس اتنا روپیہ مہیا نہیں ہوتا کہ وہ اپنی سوسائٹی کے سب بوڑھوں کی ضرورتوں کو پورا کر سکیں جو ضرورتیں دراصل ان کی اولاد کو پوری کرنی چاہئے تھیں لیکن جیسا کہ غالباً" مولانا روم کا شعر ہے ۔

از مکافاتِ عمل غافل مشو
گندم از گندم بروید جو زِ جو

کہ اعمال کے جو اثرات مترتب ہوتے ہیں ان سے غافل نہ رہنا۔ گندم از گندم بروید جو زِ جو گندم کا بیج ڈالو گے تو گندم ہی اگے گی اور جو بوؤ گے تو جو ہی اگیں گے۔

اس لئے پہلی نسلوں کے ساتھ آنے والی نسلوں کا تعلق دراصل اس تعلق کا آئینہ دار ہے جو پہلی نسلوں نے اپنی چھوٹی نسلوں سے رکھا تھا۔ اگر اس میں شفقت تھی اور اس میں صرف شفقت ہی نہیں تھی بلکہ تربیت کے لئے استعمال ہونے والی شفقت تھی، اگر رحمت کا سلوک تھا اور اس رحمت کے نتیجے میں اولاد کے ساتھ بہت ہی حکمت کے ساتھ برتاؤ کیا گیا تاکہ ان کے اخلاق بگڑیں نہیں بلکہ سنورتے چلے جائیں اور اس رنگ میں ان کی تربیت کی گئی اور رحم کے نتیجے میں تربیت کی طرف زیادہ توجہ دی گئی تو ایسے لوگوں کی اولادیں پھر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس احسان کو یاد رکھتے ہوئے فطری طور پر اپنے والدین کے لئے آخر وقت تک نرم رہتی ہیں اور ان کے تعلق کٹ نہیں سکتے، ایسی سوسائٹی میں کوئی Generation Gap پیدا نہیں ہو سکتا کیونکہ Generation Gap ایک بہت ہی خطرناک اصطلاح ہے اور آج کی ترقی یافتہ دنیا کی ایجاد ہے ورنہ قدیم سوسائٹیوں میں آج تک Generation Gap کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا یہ اعلیٰ تعلیم اور ترقی کی نشانی نہیں ہے بلکہ (کلام اللہ) نے جو حکمت بیان فرمائی ہے اس کو نظر انداز کرنے کے نتیجے میں یہ بیماری پیدا ہوتی ہے کہ ایک Generation اپنی چھوٹی Generation کے ساتھ محبت کا تعلق چھوڑ دیتی ہے اور تربیت سے غافل ہو جاتی ہے تو وہ نسل جب بڑی ہوتی ہے اپنی پہلی نسل سے بہت دور ہٹ چکی ہوتی ہے۔ ان کے درمیان فاصلے پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ فاصلے نسلاً نسل بڑھتے چلے جاتے ہیں بجائے اس کہ وہ کم ہونے لگے اس لئے یہ دعا جو سکھائی گئی اس کا پس منظر بھی خوب کھول کر بیان فرمادیا گیا اور اس کا جو بیچ کا حصہ ہے وہ ہے (-) کہ اے بچو! تم اپنے والدین کے لئے اس طرح نرمی کے پر پھیلا دو جیسے پرندے اپنے چوزوں کو، اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں۔ یہاں پر کا استعمال اس لئے کیا گیا تاکہ پرندوں کا اپنے بچوں کے ساتھ سلوک ایک تصویر کی صورت میں ہماری نظروں کے سامنے ابھر آئے اور فرمایا کہ اس طرح اپنے والدین کے ساتھ پیار اور محبت کا سلوک کرو جس طرح پرندے اپنے بچوں کو پالتے ہیں، ان کی نگہداشت کرتے ہیں جو کلیتہ" ان کے محتاج ہوتے ہیں۔ یہاں دراصل انسانوں سے ہٹ کر پرندوں کی مثال دی گئی ہے۔ جناح کا لفظ محاورہ ہے ضروری نہیں کہ پر کے لئے استعمال ہو۔ ایک صفت کے بیان کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ لیکن کیوں استعمال ہوتا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سے پرندوں کی طرف ذہن منتقل ہو جاتا ہے کیونکہ پرندوں کے پر ہوتے ہیں۔ اور پرندے اپنے بچوں کی بعض دفعہ اس طرح لمبے عرصے تک تربیت کرتے ہیں کہ نہ وہ بچے دیکھ سکتے ہیں نہ سن سکتے ہیں، نہ کھا سکتے ہیں۔ ان کی چونچوں کو ٹھونگے مار مار کے وہ خوراک کے لئے کھلواتے ہیں، اور جب تک وہ اس لائق نہیں ہو جاتے کہ خود آزاد زندگی بسر کر سکیں۔ اس وقت تک پرندوں کے والدین مسلسل محنت کرتے چلے جاتے ہیں۔

پھر اس میں ایک اور بھی حکمت ہے کہ دونوں پرندے اپنے بچوں کے لئے محنت کرتے ہیں اور صرف ماں پر نہیں چھوڑا جاتا۔ اور (کلام اللہ) نے جو ہمیں دعا سکھائی اس میں بھی اس مضمون کو کھول دیا گیا ہے آجکل کے جدید معاشروں میں ایک یہ بھی خرابی ہے اور ہمارے قدیم معاشروں میں بھی یہ خرابی ہے بلکہ بعض صورتوں میں تیسری دنیا کے ممالک میں یہ خرابی ترقی یافتہ ممالک سے بہت زیادہ پائی جاتی ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ماں کا کام ہے تربیت کرے اور والد اس میں دخل نہیں دیتے۔ والد ساتھ مل کر محنت نہیں کرتے اور ماں پر چھوڑ دیتے ہیں کہ جس طرح چاہے ان کو پالے، ان کا خیال رکھے نہ رکھے۔ والد تو صرف کمانے میں مصروف رہتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں ہم نے تو اپنا فرض ادا کر دیا۔ (کلام اللہ) نے جو دعا سکھائی اس میں یہ بتایا (-) کہ اے میرے اللہ ان دونوں پر اس طرح رحم فرما جس طرح ان دونوں نے رحم کے ساتھ میری تربیت کی۔ یعنی ماں اور باپ دونوں اولاد کے لئے محنت کرنے میں برابر کے شریک ہونے چاہئیں اور دونوں کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی چاہئیں مگر ذمہ داریاں سمجھتے ہوئے نہیں بلکہ رحم کے نتیجے میں اور شفقت کے نتیجے میں۔ پس اس دعا کو اب دوبارہ (نرمی کے پر دونوں کے لئے جھکا دے) کے ساتھ ملا کر پڑھیں تو آپ کو سمجھ آ جائے گی کہ وہاں پرندوں کی ہی مثال دی گئی ہے کیونکہ جانوروں کی دنیا میں سب سے زیادہ مل کر اولاد کی خدمت کرنے میں پرندے ہیں، ان کے مقابل پر کسی اور جانور کی کوئی مثال نہیں دی جا سکتی۔ جس طرح پرندے دونوں مسلسل محنت کرتے ہیں اپنی اولاد کے لئے اس طرح دوسرے جانوروں میں اتنی مکمل مشترکہ محنت کی مثال نہیں ملتی۔ گھونسلہ بنانے میں بھی وہ اسی طرح محنت کر رہے ہوتے ہیں۔ خوراک مہیا کرنے میں بھی اسی طرح محنت کر رہے ہوتے ہیں، بلکہ بسااوقات آدھا وقت Male یعنی نر پرندہ بیٹھتا ہے اور آدھا وقت انڈوں پر مادہ پرندہ بیٹھتی ہے اور پھر جہاں تک خوراک مہیا کرنے کا تعلق ہے اس میں بھی دونوں محنت کرتے ہیں مگر نر پرندے کو بعض دفعہ زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے خوراک مہیا کرنے میں تو فرمایا یہ بھی ہمیں اس دعا سے حکمت سمجھ آگئی کہ صحیح تربیت کرنے میں ماں کے علاوہ باپ کو برابر کا شریک رہنا چاہئے۔ اور جہاں ماں اور باپ مل کر اولاد سے حسن سلوک کر رہے ہوں وہاں طلاقیں شاذ کے طور پر واقع ہوں گی۔ وہ گھر نہیں ٹوٹا کرتے۔ اکثر وہی گھر ٹوٹتے ہیں جہاں اولاد کی تربیت میں دونوں میں سے کسی ایک کا زیادہ دخل ہوتا ہے اور آپس کے تعلقات اس حد تک خراب ہوتے ہیں کہ دونوں بیک وقت اپنی اولاد کی ذمہ داریاں ادا نہیں کرتے۔ اسی وجہ سے ایسی اولادیں پھر بڑی ہو کر زیادہ خراب ہو جایا کرتی ہیں۔ بعض دفعہ وہ ماں کی سائیڈ لیتی ہیں کیونکہ ماں نے تربیت اور پیار میں زیادہ حصہ لیا۔ بعض دفعہ باپ کے ساتھ تعلق قائم رکھتی ہیں اور ماں کے خلاف ہو جاتی ہیں کیونکہ وہ جانتی ہیں کہ ماں نے تو ہماری ذمہ داریاں ادا نہیں کیں باپ قربانی کرتا رہا ہے تو اس طرح گھروں کے ٹوٹنے کے احتمالات بھی بڑھ جاتے ہیں۔

یہ صورت حال پھر بعض دفعہ ایسے خطرناک نتائج پر منتج ہو جاتی ہے جس کے آثار اس وقت ترقی یافتہ ممالک میں ہر جگہ دکھائی دے رہے ہیں۔ کہ اولاد کو اپنے والدین سے خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ یورپ کے بعض علاقوں میں پولیس کی تحقیق کے مطابق تیس فیصد گھر ایسے ہیں جہاں بچے اپنے ماں باپ سے محفوظ نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ جنسی بے راہ روی کا بھی شکار ہو جاتے ہیں۔ پس جہاں یہ صورت حال ہو وہاں یہ دعا کیسے کام کر سکتی ہے کہ (اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم فرما جس طرح مجھے بچپن میں پالا) ایک ایسے صالح معاشرے کی دعا ہے جہاں والدین نے اپنی اولاد سے محض عام سلوک نہیں کیا۔ ذمہ داریاں ہی ادا نہیں کیں بلکہ بے حد رحمت کا سلوک کیا اور ان کی تربیت شفقت سے کی کسی غصے کے ساتھ نہیں کی۔ اور تربیت کے لئے

باقی صفحہ ۷ پر

ابن العطاء

میرا کالم

عام طور پر ہم کیرالہ کہتے ہیں یعنی "ر" کے بعد "الف" اور اس طرح کیرالہ - لیکن ا . اس علاقے کے مقامی باشندے سے کوئی شخص باتیں کر رہا تھا تو ہم نے سنا کہ وہاں کا باشندہ کیرالہ کی بجائے کیرلہ کہہ رہا ہے- کیرلہ- یعنی "ر" کے بعد الف نہیں ہے- بڑی حیرانی ہوئی- یہ بالکل ایسے ہی ہے غالباً یا شائد اس سے کچھ مختلف ہو کہ جاپان کو ہم تو جاپان کہتے ہیں اور ساری دنیا جاپان ہی کہتی ہے- لیکن جاپان کے لوگ اسے نپان کہتے ہیں- نہیں معلوم باقی دنیا نپان کو نپان کیوں نہیں کہتی ہم نے شروع سے جاپان ہی سنا ہے جاپان ہی لکھا ہوا دیکھا ہے- لیکن جب بھی جاپانی اپنے ملک کی بات کرتے ہیں تو اسے نپان کہتے ہیں یہ تو ایک ضمنی سی بات تھی-

کیرلہ کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہاں پر مسلمان عیسائی اور ہندو بستے ہیں اور باہر سے آنے والا ان کے لباس کو دیکھ کر یا ان کی گفتگو کو سن کر اس بات کا اندازہ نہیں لگا سکتا کہ کوئی شخص کون ہے اور کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے- اگرچہ وہاں کے باشندے تو ایک دوسرے کو کسی نہ کسی طرح پہچان ہی لیتے ہیں- لیکن اگر باہر سے آنے والوں کو اس بات کی پہچان نہیں ہے تو کہا جاتا ہے کہ یہ ایک اچھا شگون ہے- یعنی اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عیسائی اور مسلمان اور ہندو سب مل جل کر اس طرح رہتے ہیں کہ ایک دوسرے سے ممیز ہونے کی کوشش نہیں کرتے- وہ سمجھتے ہیں کہ مذہب چاہے کچھ ہی ہو ہم کیرلہ کے رہنے والے ہیں- ہمارا لباس بھی کیرلہ کا ہے ہمارا کھانا بھی کیرلہ کا ہے- ہمارا تمدن بھی کیرلہ کا ہے تو پھر ہم الگ الگ کیوں نظر آئیں- یہ کتنی اچھی بات ہے- ہے یا نہیں-

ہو سکتا ہے بعض لوگ اسے اچھی بات نہ سمجھیں لیکن خیر ہم اسے اچھی یا بری نہیں کہتے بلکہ یہ بتا رہے ہیں کہ کیرلہ میں لوگ کس طرح رہائش پذیر ہیں پھر یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اب جو تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ لوگوں نے فصلیں اگانی کم کر دی ہیں اب وہ باغات لگاتے ہیں- زیادہ تر کوکونٹ وغیرہ کے باغات ہوتے ہیں کسی نے ان سے پوچھا کہ گذارہ کس طرح ہوتا ہے کہنے لگے کہ کوکونٹ یا اور ایسی چیزوں سے اتنی آمدنی ہو جاتی ہے کہ چیزیں کہیں سے بھی خریدی جا سکتی ہیں-

کیرلہ ہی کے متعلق ایک اور بڑی اہم بات کا پتہ چلا- اور وہ یہ ہے کہ اس کے ایک علاقے کے لوگ جنہیں موپلے کہا جاتا ہے- موپلے بھلا کیوں کہتے ہیں- کسی نے بتایا کہ موپلے اس لئے کہتے ہیں کہ موپلے کے معنے ہیں معزز داماد- اس علاقے میں کثرت کے ساتھ عرب لوگ آئے اور انہوں نے شادیاں کرلیں اور شادیاں کرنے سے چونکہ وہ مقامی لوگوں کے داماد بن گئے اور داماد کو عام طور پر عزت دی جاتی ہے اس لئے انہیں معزز داماد کہا گیا- ہوتے ہوتے ان کی آبادی کافی بڑھ گئی اور وہ سارا علاقہ معزز داماد کہلانے لگا- یعنی موپلے- یہ بات شائد آپ کو پہلے معلوم نہ ہو- ہمیں تو یہ بات معلوم نہیں تھی- بس موپلے سنا ہوا تھا- لیکن یہ کہ موپلے کے معنے کیا ہیں یہ معلوم نہیں تھا اور یہ معنے کس طرح یہاں چسپاں کئے گئے یہ بھی معلوم نہیں تھا- جب یہ سنا کہ موپلے کے معنے معزز داماد ہے اور یہ ان لوگوں کے لئے شروع میں استعمال کیا گیا تھا جو عرب سے آکر اور یہاں شادیاں کر کے بس جاتے تھے اور پھر یہ اس سارے علاقے کے لوگوں کا نام ہو گیا تو بڑی خوشی ہوئی اس لئے کہ بعض علاقوں میں بیرونی لوگ اگر آکر شادی کریں تو اسے اچھا نہیں سمجھا جاتا- لیکن یہ لوگ بڑے شریف النفس نکلے کہ باہر سے آنے والے جو شادی کرتے تھے انہیں نہ صرف عام لحاظ سے اچھے داماد کہا گیا- بلکہ معزز داماد کہا گیا- اور معزز داماد کا چونکہ مقامی نام موپلے ہے- اس لئے اس سارے علاقے کو موپلے کہا جانے لگا-

کیرلہ کے متعلق ایک اور بات بتانے کو بھی جی چاہتا ہے اور وہ یہ کہ نائیجیریا میں عیسائیوں اور مسلمانوں کی ایک نمائندہ کانفرنس ہوا کرتی تھی جس میں مسلمان ایک مقالہ پڑھتا تھا- تو عیسائی اس کے متعلق سوال کرتے تھے- اور عیسائی ایک مقالہ پڑھتا تھا تو مسلمان اس کے متعلق سوال پوچھتے تھے- ایسی ہی ایک میٹنگ میں کیرلہ کے ایک عیسائی نوجوان موجود تھے- وہ میٹنگ کے بعد مجھ سے ملے اور کہنے لگے کہ فلاں دکان پر ایک سلائیڈ پروجیکٹر ہے اور نہایت کم قیمت پر ملتا ہے- آپ ضرور خرید لیں- آپ کے کام آئے گا- چنانچہ وہ میرے ساتھ اس دکان پر گئے اور ہم نے ایک سلائیڈ پروجیکٹر خرید لیا جو ایک لمبے عرصے تک جماعت کے کام آتا رہا ان صاحب سے یہ پہلی ملاقات تھی انہوں نے خود خریدا تھا اور یہ چاہا کہ اگر کسی اور نے بھی خریدنا ہو تو اس کی رہنمائی کی جائے- کتنی اچھی بات ہے- اس وقت سے کیرالہ کی ہمارے دل میں عزت بڑھ گئی اور اب جب موپلے کا سنا ہے تو یہ عزت اور بھی زیادہ ہو گئی-

○ "واقفین (نو) بچے ایسے ہونے چاہئیں جو غریب کی تکلیف سے غنی نہ بنیں لیکن امیر کی امارت سے غنی ہو جائیں"-
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی

میرا خاندان

آپ نے "ہمارا خاندان" کے نام سے جو سلسلہ شروع کیا ہے وہ بہت مبارک ہے کہ اس سے سلسلہ کے خدمت گزاروں کو پہچاننے اور ان کی قدر و قیمت جانچنے اور ان کے لئے دعائیں کرنے کی تحریک ہوتی ہے- ہمارا خاندان اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے خدام کا خاندان ہے اور وقتاً فوقتاً اس سلسلہ میں میں بہت کچھ لکھ بھی چکا ہوں- بہرحال اس سلسلہ میں برکت کی غرض سے شامل ہو رہا ہوں-

(۱) ہمارے دادا' حضرت مولوی محمد فضل خان چنگوی' حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بیعت میں داخل ہوئے تو نقل مکانی کر کے چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی سے قادیان منتقل ہو گئے اور پھر وہیں پیوند خاک ہوئے- دادا جان نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے لمبی عمر پائی- اور ہمارے خاندان کی بعض روایتوں کے مطابق ایک سو بیس برس کی عمر میں انتقال کیا-

دادا جان نے قادیان میں خاندان حضرت بانی سلسلہ کی خدمت گزاری میں اپنی زندگی بسر کی- حضرت میاں شریف احمد صاحب کی کوٹھی کی دربانی کرنا تو ہمیں بھی یاد ہے-

(۲) ہمارے بڑے تایا محمد خاں' نے حضرت نواب محمد علی خان صاحب اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی دربانی کی- دربانی کا لفظ شاید نئے پڑھنے والوں کے لئے نیا ہو اس لئے عرض کرتا ہوں کہ پرانی حویلیوں میں باہر کے دروازے کے ساتھ ایک چھوٹا سا کمرہ بنا ہوتا تھا' جہاں اس گھر میں میل ملاقات کے لئے آنے والے لوگ آتے اور اپنے ورود کی اطلاع کیا کرتے تھے بجلی کی گھنٹیوں کا رواج تو نہیں تھا مگر ہمیں یاد ہے کہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی ڈیوڑھی میں تایا جان کے پاس ایک بہت بڑی ہاتھ سے بجانے والی گھنٹی ہوتی تھی جسے وہ بجاتے تھے تو زنانہ میں سے کوئی خادمہ آکر پوچھتی تھی' کیا بات ہے یا کون صاحب تشریف لائے ہیں؟ اس طرح اندر اطلاع ہو جاتی تھی- تایا جان کی ساری عمر حضرت نواب صاحب کی خدمت میں بسر ہوئی اور وہ باقاعدہ پنشن پر ریٹائر ہوئے- آخر عمر تک حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی جانب سے انہیں پنشن کا منی آرڈر آتا تھا اور جب وہ ربوہ میں تشریف لے آئیں تو ان کا منشی باقاعدگی سے تایا جان کو پنشن دینے کے لئے آیا کرتا تھا- پانچ روپے پنشن تھی مگر اس زمانہ میں پانچ روپے بھی تو پانچ روپے ہوتے تھے-

(۳) ہمارے دوسرے تایا لعل خاں حافظ ہونے کے باوجود قادیان میں تانگہ بانی کرتے تھے قیام پاکستان کے بعد اپنے گاؤں چنگا بنگیال واپس آئے تو اپنی پرانی زمینداری سنبھال لی- ہمارے دادا جان کی نرینہ اولاد میں سے ہمارے ابا سب سے چھوٹے تھے اور وہ واقف زندگی ہوئے- مدرسہ احمدیہ میں تعلیم پائی اور سلسلہ کی خدمت پر مستعد ہوئے اور مدت العمر وقف کا عہد نبھایا-

(۴) ہمارے ابا' کا نام' احمد خاں' حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے رکھا تھا- دادی اماں بتایا کرتی تھیں کہ حضرت صاحب کی طرف سے نام رکھنے کی اطلاع حضرت صاحب کی وفات سے کوئی دو دن پہلے ملی- ہمارے ابا نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی خدمت میں اپنی زندگی بسر کی- تقسیم ہند سے قبل برما میں خدمت پر مستعد رہے مگر عمر کا زیادہ حصہ قادیان کے ارد گرد دعوت الی اللہ میں صرف ہوا- حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب کے زیر نگرانی کام کرتے رہے پھر ان کی وفات کے بعد ان کی جگہ ناظر ہوئے- وفات کے وقت بھی اسی عہدہ جلیلہ پر کام کر رہے تھے- ربوہ میں مقامی اصلاح و ارشاد کے دائرہ میں اضلاع جھنگ سرگودھا فیصل آباد' شیخوپورہ اور سیالکوٹ شامل تھے اور ابا ہر وقت انہیں پانچ ضلعوں کے دورہ پر رہتے تھے- اللہ تعالیٰ نے ان کی مساعی میں بہت برکت ڈالی اور بے شمار لوگوں کو ان کے ذریعہ احمدیت کی دولت نصیب ہوئی-

(۵) ہماری پھوپھیوں میں سے دو پھوپھیاں' استانی بیگم جی- قادیان میں جگت استاد تھیں اور کلام اللہ کی تعلیم دینے میں انہیں خوب ملکہ حاصل تھا-

(۶) دوسری پھوپھی امتہ العزیز' حضرت صاحب کے ارشاد پر سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لیتی تھیں اور پارٹیشن کے وقت مسلم لیگ راولپنڈی کی صدر تھیں اس حیثیت میں آپ نے ملک و قوم کی جو بے لوث خدمت کی اس کا اعتراف مسلم لیگ کی طرف سے برملا کیا جاتا تھا- پھوپھی جی پردے کی پوری رعایت کے ساتھ سیاسی کام کرتی تھیں اور سیاسی حلقوں میں نہایت احترام کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھیں-

(۷) بڑی پھوپھی جی کی کوئی جسمانی اولاد نہیں تھی اس لئے آپ نے ہماری سب سے بڑی پھوپھی گلاب بی کے بیٹے محمد احمد نعیم کو اپنا بیٹا بنا کر پالا اور پھر جماعت کی خدمت کی راہ پر لگایا یہ ہمارے بھائی جان محمد احمد نعیم تھے- بھائی جان محمد احمد نعیم کو بھی اللہ کے فضل سے مدت العمر سلسلہ کی خدمت کی توفیق ملی اور اس خدمت کے دوران ہی انہوں نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کی- بھائی جان محمد احمد' حضرت مولانا غلام رسول راجیکی کے چچازاد بھائی' مولوی غلام علی صاحب کی بیٹی امتہ السلام سے بیاہے گئے اس طرح ہمارے خاندان کا ناطہ اس بزرگ خاندان سے بھی قائم ہو گیا-

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا مبارک احمد ساقی - ایک ایڈریس

مولوی ایم - اے - ساقی - ایچ - اے - شاہد مربی جماعت احمدیہ نے مارچ ۱۹۵۶ء کے شروع سے لے کر مئی کے تیسرے ہفتہ تک شمالی ریجن کا دورہ کیا- اپنے دورے کے دوران انہوں نے رسالہ دی ٹروتھ کے لئے مفید رابطے قائم کئے- احمدیہ بوائز کلب کانو (Kano) کا افتتاح کیا اور زاریا کے مقام پر احمدیہ مشن کے ناردرن نائیجیرین سرکٹ کی ایک میٹنگ کا انتظام کیا- ان کے لیگوس واپسی سے پہلے ناردرن سرکٹ نے ان کے لئے ایک الوداعی تقریب منعقد کی اور ان کو اس میں ایڈریس پیش کیا- ایڈریس کا متن درج ذیل ہے- (ایڈیٹر)

مکرمی و محترمی

سلام و دعا

ہم صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ناردرن نائیجیریا برانچ کے افسر اور ممبر انتہائی خوشی اور گرم جوشی سے آپ کو یہ ایڈریس پیش کر رہے ہیں- یہ ایڈریس اس عظیم کام کی قدر دانی کے سلسلے میں پیش کیا جا رہا ہے جو آپ نے اپنے بہت کم عرصے کے یہاں قیام کے دوران کیا- ہمارے درمیان آپ کی موجودگی نے جو کام کیا ہے اس کی قدر و قیمت کو بیان کرنے کے لئے ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں- تاہم ہمارے دل اللہ تعالیٰ کے شکریہ سے پر ہیں جس نے آپ کو توفیق دی کہ آپ اتنے تھوڑے عرصہ میں اتنا کام کر سکیں- اور مزید ہمارے دل آپ کے لئے بھی تعریف و تحسین سے پر ہیں کہ آپ نے ہمارے ملک کے اس حصے کے سخت موسم کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالا اور اتنا سخت کام سرانجام دیا-

کانو Kano' Zaria زاریا اور جوس Jos مشن جو کہ ناردرن نائیجیریا کے بڑے مشن ہیں' ان کی پہلی میٹنگ تاریخ میں آپ کی عظمت کا نشان ہو گی جو نائیجیریا کے ناردرن ریجن میں احمدیت کی مضبوطی کے لئے بطور بنیاد کے کام کرے گی- کانفرنس میں کئے گئے دور رس فیصلے خاص طور پر تعلیمی اور دعوت الی اللہ کے میدانوں میں' آنے والے دنوں میں جماعت کی مضبوطی کی طرف اشارہ کرتے ہیں-

ہمارے درمیان آپ کی بے تکلفانہ آمد و رفت اور اس کے ساتھ انفرادی اور اجتماعی معاملات میں آپ کی مختلف مواقع پر رہنمائی واقعی دلوں میں تحریک پیدا کرنے والی تھی- آپ کی طرف سے ہر دنیاوی موقع پر محبت اور شفقت کا اظہار بھی قابل تعریف ہے- آپ نے کامیابی سے اپنے آپ کو ہمارے معاشرے کا ایک حصہ بنا لیا- آپ یقین رکھیں کہ آپ کا یہاں سے جانا ہمارے لئے از حد تکلیف دہ امر ہے- اور یہ ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب ہم آپ سے اتنی محبت کرنے لگے تھے- آپ کی جدائی کے معاملے میں ہم کچھ نہیں کر سکتے البتہ ہم انتہائی گرم جوشی سے امید رکھتے ہیں کہ اگرچہ آپ ہم سے دور ہوں گے لیکن پھر بھی آپ ہمیں اپنے نزدیک پائیں گے- اگرچہ ہمارے جسم ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں لیکن ہماری روحیں ایک دوسرے کے انتہائی قریب ہوں گی-

اپنے قیام کے دوران آپ نے جماعت کے زیر سایہ یوتھ ایسوسی ایشن کا افتتاح کیا ہے- احمدیہ بوائز کلب جو کہ اس طرح کانو میں قیام پذیر ہوئی ہے- اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے- اور جلد ہی دوسرے مشنوں میں بھی اس کی شاخیں قائم کر دی جائیں گی- آپ کے قیام کی قلیل مدت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ کوئی معمولی کارنامہ نہیں ہے- یہ بات قابل توجہ ہے کہ مذکورہ کانو احمدیہ بوائز کلب آپ کو اس الوداعی تقریب اور ایڈریس پیش کرنے میں ہمارے ساتھ گرم جوشی سے شریک ہے- ہمارے ساتھ وہ بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دعوت الی اللہ کے کام میں آپ کی مدد کرے اور آپ کی رہنمائی فرمائے اور آپ کو اپنے اور دوسرے کاموں میں بھی عظیم الشان کامیابیاں عطا فرمائے-

ہم آپ کو دیئے گئے ایڈریس کو مکمل نہ سمجھیں گے اگر ہم حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی مکمل صحت والی زندگی کے لئے دعائیہ جذبات کا اظہار نہ کریں- ہم دل کی گہرائیوں سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی اور کامیاب زندگی عطا فرمائے اور آپ کے وجود کو خاص طور پر دین حق کے لئے اور عام طور پر تمام دنیا کے لئے مفید بنائے- اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم کے ساتھ وہ جماعت کو آگے سے آگے لے جاتے رہیں- آمین-

آپ کے ہمارے درمیان قیام نے ناردرن ریجن کے لئے ہماری پاکستانی مشنری کے لئے خواہش کو مزید تیز کر دیا ہے اس میں کیا شک ہے کہ ایسا کوئی بھی پاکستانی مشنری ہمارے علاقے میں بڑی کامیابی حاصل کر سکتا ہے- اس لئے ہم کمال عجز و انکساری کے ساتھ آپ کے ذریعے افسران بالا کو درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہماری اس درخواست پر ہمدردانہ غور فرمائیں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس معاملے میں صحیح رنگ میں رہنمائی فرمائے- آمین-

آپ کے ذریعے ہم اپنے مقرر کردہ رئیس المربّیین برائے مغربی افریقہ مولوی این- ایم- نسیم سیفی بی- اے- کو محبت بھرا اسلام بھیجتے ہیں- وہ ہمارے لئے محبت اور شفقت کے جو جذبات اپنے دل میں رکھتے ہیں ہمیں ان کا پورا احساس ہے- اور انہی جذبات کی وجہ سے انہوں نے آپ کو ہمارے درمیان قیام کی اجازت دی تھی- ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ مزید کامیابیاں حاصل کریں- اور اللہ تعالیٰ کی مدد ہمیشہ ان کے کاموں میں ان کے شامل حال رہے-

آخر میں ہم پھر دلی گرم جوشی سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی دعوت الی اللہ کے کام میں مدد فرماتا رہے اور آپ کو دین حق کی عظمت کا نشان بنائے- اللہ تعالیٰ احمدیت کے قیام کو تمام دنیا میں مضبوط تر بناتا چلا جائے- اور وہ اچھے کام جو آپ نے ہمارے درمیان رہ کر کئے ہیں وہ مستقبل میں اچھے پھل دیتے رہیں- تاکہ نائیجیریا کے ناردرن حصوں میں خاص طور پر اور باقی حصوں میں بھی جلد ہی احمدیت مضبوط بنیادوں پر قائم ہو جائے-

ہم ہیں

آپ کے جماعتی بھائی

ایچ - کے - اے - فنتو

چیئرمین - ایس - اے - او

اکوڈے

سیکرٹری

(نائیجیریا کے اخبار ٹروتھ میں یکم جون ۱۹۵۶ء کو یہ ایڈریس شائع ہوا)

ہماری تاریخ

حضرت ماسٹر عبدالرحمان صاحب (مہر سنگھ) کو انڈیمان میں دعوت الی اللہ کا موقعہ یوں ملا کہ کیپٹن ڈگلس جزائر انڈیمان کے کمشنر مقرر ہوئے- انہوں نے حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی خدمت میں تحریر کیا کہ گورنمنٹ سکول پورٹ بلیئر میں بطور ہیڈ ماسٹر کام کرنے کے لئے کسی مخلص قابل آدمی کو بھجوائیں- حضرت صاحب کی نظر انتخاب ماسٹر صاحب پر پڑی چنانچہ ماسٹر صاحب نے ارشاد پر سر تسلیم خم کیا-

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ دو تین یکے پردے والے منگوائے گئے- مدرسہ تعلیم الاسلام میں تعطیل کر دی گئی- حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب تمام مدرسین اور قادیان کے اکثر احباب بٹالے کی طرف روانگی کے وقت ساتھ ساتھ تیز تیز چل رہے تھے اور ان کی معیت میں ماسٹر صاحب پیدل چل رہے تھے- نہر پر ان سب نے الوداع کیا- ایک عجیب جوش اور اخلاص سب کے چہروں پر نظر آتا تھا-

پورٹ بلیئر میں آپ نے سکول کا چارج لیا اور دعوت الی اللہ کا کام شروع ہوا- بیت میں آپ سے گفتگو ہوئی مخالفت کا طوفان برپا ہوا- چند ہفتوں میں ہی اللہ تعالیٰ نے سعید روح کو قبول احمدیت کی توفیق عطا فرمائی-

کالا پانی سے خط آپ کے پہلے خط سے ہی آپ کی دعوت الی اللہ کے جذبے کی شدت کا علم ہوتا ہے- چنانچہ مرقوم ہے:-

"ناظرین کرام کو غالباً یاد ہو گا کہ ماسٹر عبدالرحمان صاحب بی- اے- باجازت حضرت امام جماعت الثانی جزیرہ پورٹ بلیئر میں ایک سکول کی ہیڈ ماسٹری کے لئے گئے- اصل میں ان کے وہاں بھیجنے کی غرض و غایت دعوت الی اللہ ہے- چنانچہ انہوں نے اس فرض کو سرانجام دینا شروع کر دیا ہے وہ اپنے تازہ خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ-

"یہاں کسی قسم کا تہوار یا میلہ نہیں ہوتا- ہائی سکول کے تقسیم انعامات کے موقعہ پر آزاد شدہ مجرم دیہات سے آکر میلہ کرتے ہیں جو دسمبر کے بعد ہوتا ہے- اس دفعہ جناب مسٹر ڈگلس صاحب بہادر بالقابہ بذات خود سکول میں رونق افروز ہوئے-

احمدی پبلک جناب صاحب موصوف کے نام نامی اور اسم گرامی سے بہت عرصے سے واقف ہے- کیونکہ یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس مقدمے کا فیصلہ کیا تھا جو ایک عیسائی مارٹن کلارک کی طرف سے نہایت سنگین دائر ہوا تھا-

ماسٹر عبدالرحمان صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ عالی جناب کپتان ڈگلس صاحب جو اب پورٹ بلیئر میں چیف کمشنر ہیں مجھے ملے اور اس بات کو معلوم کر کے کہ میں قادیان سے آیا ہوں فرمانے لگے کہ ہم نے تمہارا ایک مقدمہ کیا تھا- ماسٹر صاحب نے جواب میں عرض کیا کہ ہاں مجھے یاد ہے اس وقت میں وہیں تھا- اس پر انہوں نے فرمایا کہ اس مقدمے کی جوں جوں تحقیقات کرائی جاتی تھی - مرزا صاحب کے خلاف واقعات معلوم ہوتے جاتے تھے- تاہم میرا دل اس بات کے ماننے کے لئے تیار نہ ہوتا تھا کہ مرزا صاحب ایسے جرم کے مرتکب ہو سکتے ہیں- نیز ان کا چہرہ دیکھ کر مجھے اور بھی پختہ خیال ہوتا تھا کہ یہ اس کے ارتکاب کرنے والے نہیں-

ماسٹر صاحب نے عرض کی کہ مقدمہ واقعی پیچیدہ اور سنگین تھا- مگر اس میں شک نہیں کہ آپ نے اپنی خدا داد قابلیت اور اعلیٰ فراست سے وہ کام کیا جس کی وجہ سے آپ ایک تاریخی انسان بن گئے- اور آپ نے عدل و انصاف کے باب میں وہ امتیاز حاصل کیا ہے کہ آئندہ نسلیں

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

نیلسن منڈیلا کا دورہ پاکستان

بتایا گیا ہے کہ جنوبی افریقہ کے صدر مملکت نیلسن منڈیلا ۲۲- جولائی سے ۲۵- جولائی تک پاکستان میں صدر فاروق احمد خان لغاری اور وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو سے ملاقاتیں کریں گے اور دونوں ممالک کے مفاد سے متعلق گفت و شنید ہو گی۔ جب سے صدر منڈیلا صدر بنے ہیں۔ یہ ان کا پاکستان کا پہلا دورہ ہے اس سے پہلے وہ افریقن نیشنل کانگریس کے لیڈر کی حیثیت سے اکتوبر ۱۹۹۲ء میں یہاں تشریف لائے تھے۔

جہاں تک جنوبی افریقہ میں نسل پرستی کے خاتمہ کا تعلق ہے نیلسن منڈیلا نے ایک نہایت قابل قدر اور مرکزی کردار ادا کیا تھا۔ اب انہیں صدر لغاری نے یہاں آنے کی دعوت تھی۔ صدر منڈیلا کے ساتھ ان کے مشیر اور اعلیٰ اہلکار بھی آئیں گے۔

ذرائع نے بتایا ہے کہ ان کی ملاقات سے دونوں ملکوں کی سیاسی گفت و شنید آگے بڑھے گی۔ اور اقتصادیات میں ان حلقوں کے متعلق گفت و شنید ہو گی۔ جہاں ایک دوسرے کو ضرورت پیش آتی ہے۔ پاکستان ساؤتھ افریقہ سے کان کنی وغیرہ کی مہارت حاصل کر سکتا ہے اور ہم انہیں کپڑے کی صنعت کاری میں مدد دے سکتے ہیں اس بات کا بھی امکان ہے کہ پاکستان صدر جنوبی افریقہ کو اس بات کی بھی پیش کش کرے کہ مینیجری کی مہارت میں ساؤتھ افریقہ کے لوگوں کو تعلیم و تربیت دی جائے۔ دونوں وفود جو وہاں سے آئیں گے اور جو یہاں سے بنیں گے دونوں کے وزیر داخلہ ان کی سربراہی کریں گے۔ اس بات کا بھی امکان ہے کہ صدر منڈیلا پاکستان کے تاجروں اور صنعت کاروں کے علاوہ ماہرین تعلیم اور اقتصادی پالیسی بنانے والوں سے بھی گفت و شنید کریں۔ مختلف مقامات جو انہیں دکھائے جائیں گے اور جن میں انہیں بھی دلچسپی ہے ان میں سے ایک تربیلا ڈیم بھی ہے۔ وہ اسلام آباد کے علاوہ بعض دوسرے مقامات پر بھی جائیں گے اور اہل الرائے سے ملاقاتیں کریں گے۔ پاکستانی اس بات پر نہایت خوشی کا اظہار کریں گے کہ جنوبی افریقہ جہاں نسل پرستی کی پالیسی چل رہی تھی وہاں پہلے افریقی صدر پاکستان تشریف لا رہے ہیں۔

○○○

عراقی پناہ گزین کویت میں

عراق نے کویت پر حملہ کیا۔ خلیج کی جنگ میں شکست کھائی اور اس کے بعد سے اس کی اقتصادی حالت بد سے بدتر ہوتی گئی۔ اقوام متحدہ نے اس پر جو پابندیاں لگائی ہوئی ہیں وہ اقوام متحدہ کی کئی ٹیموں کے معائنے کے باوجود اٹھنے میں نہیں آتیں۔ وہاں کے لوگ یقیناً مشکلات میں ہیں۔ ان کی زندگی روز بروز مشکل سے مشکل تر ہوتی جا رہی ہے۔ گذشتہ دنوں کویت کے ایک اخبار الوطن جس کا حکومت سے کوئی تعلق نہیں اور وہ آزاد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ نے یہ خبر شائع کی کہ عراق کے ساٹھ باشندے جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں دو چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں عراق سے کویت پہنچے ہیں اور وہ اپنے حالات بیان کرکے کویت سے درخواست کر رہے ہیں کہ انہیں پناہ دی جائے اور مستقل قیام کی اجازت بھی۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں کوئی محفوظ جگہ چاہئے۔ کیونکہ ہمارے اپنے ملک میں زندگی اجیرن ہو گئی ہے۔ اگرچہ اخبار نے تو یہ خبر شائع کر دی ہے لیکن کہا جاتا ہے کہ حکومت نے اس کی تائید بھی نہیں کی اور تردید بھی نہیں کی۔ اخبار نے یہ بھی بتایا ہے کہ یہ لوگ آج کل حکومت کی حراست میں ہیں۔ اگر ان لوگوں کو رہنے کی جگہ مل گئی تو اس بات کا امکان ہے کہ انہیں دیکھتے ہوئے عراق کے اور بھی بہت سے لوگ کویت میں پناہ لینا چاہیں گے۔ بعض لوگ یہ بھی بتاتے ہیں کہ کویت کے علاوہ دوسرے قریب کے ممالک میں بھی بہت سے عراقی مشکلات سے بچنے کے لئے پناہ گزین بنے ہوئے ہیں۔ بعض اجازت کے ساتھ اور بعض بغیر اجازت کے۔

○○○

ایمنسٹی انٹرنیشنل / بھارت

ایمنسٹی انٹرنیشنل نے ہندوستان کے متعلق جو حقوق انسانیت کی رپورٹ ۱۹۹۴ء کے تعلق میں شائع کی ہے اس میں ہندوستان کی کشمیر پنجاب آندھرا پردیش اور کئی دیگر شمال مغربی ریاستوں کے سلسلے میں مذمت کی ہے۔ یہ بھی کہا ہے کہ سب سے زیادہ جموں اور کشمیر میں تشدد کی کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ پولیس کی حراست میں مرنے والوں کی تعداد غیر معمولی طور پر زیادہ ہے اور انہیں مارنے والے لوگوں کو کبھی کوئی سزا نہیں دی گئی۔ مقبوضہ کشمیر میں سینکڑوں سیاسی کارکن جنہیں شبہ کی نظر سے دیکھا جاتا تھا انہیں حراست میں رکھا گیا اور حراست میں رکھنے کے لئے ایسے قوانین بنائے گئے جن کے مطابق الزام لگانے کی یا عدالت میں پیش کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ پولیس کی حراست میں مرنے والوں کی کیفیت تو وبائی سی ہو گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہاں پولیس لوگوں کو الٹا لٹکا دیتی ہے اور بجلی کے جھٹکے دئے جاتے ہیں یا انہیں جلایا جاتا ہے۔ بعض لوگوں کو ساری عمر کے لئے معذور کر دیا جاتا ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کافی عرصے سے حکومت ہند سے یہ مطالبہ کر رہی ہے کہ ان کی ایک ٹیم کو تحقیق کے لئے اس علاقے میں بھیجا جائے لیکن ابھی تک پذیرائی نہیں ہوئی۔ اگرچہ وعدے کئی دفعہ کئے گئے ہیں۔ بہرحال اب جو ایمنسٹی نے رپورٹ شائع کی ہے اس سے بھی عالمی برادری بہتر طور پر جان لے گی کہ مقبوضہ کشمیر میں وہاں کے باشندے کس ناروا سلوک سے دوچار ہو رہے ہیں۔

○○○

شام اور اسرائیل- ایک قدم قریب تر

شام کے وزیر خارجہ فاروق عشرہ نے کہا ہے کہ حفاظتی اقدامات کے سلسلے میں شام اور اسرائیل ایک قدم قریب تر آگئے ہیں۔ اور اب ایسے لگتا ہے کہ یہودی ریاست سنجیدگی کے ساتھ گفت و شنید کرنا چاہتی ہے۔ لیکن انہوں نے یہ بھی کہا کہ صرف ایک نکتہ پر ہم قریب آئے ہیں جبکہ ایک دوسرے نکتہ پر ہم ایک دوسرے سے اتنے ہی دور ہیں جتنے کہ پہلے تھے۔ یہ بات انہوں نے صحافیوں کو بتائی۔ اور اس وقت بتائی جب وہ لبنان کے صدر الیاس ہراوی سے گفتگو کر چکے تھے۔ انہوں نے کہا کہ البتہ میں کہوں گا کہ جہاں تک سارے معاملے کا تعلق ہے کسی معاہدے کی ابھی صورت نظر نہیں آتی کیونکہ ہم میں اختلاف موجود ہیں۔ ایک نکتہ جو زیر بحث رہا یہ تھا کہ کس حد تک فوجوں کو پیچھے ہٹایا جائے اور کتنے حصہ میں جزوی طور پر فوجیں رکھی جائیں۔ یہ ایک ایسا نکتہ تھا کہ اس پر کسی طرح کا اتفاق نہیں ہو سکا۔

○○○

○ "آئندہ صدی کی تیاری کے سلسلے میں ایک بہت ہی اہم تیاری کا تعلق واقفین نو سے ہے"۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

محمد محمود طاہر- ایم اے (ابلاغیات)

کھیل اور کھلاڑی

کھیل ایک صحت مند تفریح ہے جس سے جہاں آپ اپنی صحت کی ضمانت دیتے ہیں وہاں کھیلوں کو فروغ دے کر آپ ایک صحت مند معاشرے کے قیام میں عملی اقدام اٹھا سکتے ہیں۔ ہمارے موجودہ امام الرابع باقاعدگی سے سیر کرتے ہیں۔

کھیلوں کی دنیا میں ہونے والے اہم واقعات کی خبریں ہدیہ قارئین الفضل ہیں:-

ہاکی:- (۱) ۱۷ویں چیمپئن ٹرافی ۲۳- ستمبر سے یکم اکتوبر تک جرمنی کے شہر برلن میں کھیلی جائے گی۔ اس میں میزبان جرمنی کے علاوہ دفاعی چیمپئن پاکستان' ہالینڈ' آسٹریلیا' انگلینڈ اور بھارت کی ٹیمیں شرکت کریں گی۔

(۲) عالمی یوتھ ورلڈ کپ ہاکی ٹورنامنٹ اس سال دسمبر میں پاکستان میں کھیلا جائے گا۔

(۳) پاکستان اور بھارت کے ہاکی حکام نے بات چیت کی ہے اور دونوں ممالک کے حکام پاک بھارت ہاکی سیریز کروانے پر متفق ہو گئے جو کہ پاکستان اور بھارت میں کھیلی جائے گی۔ دونوں ممالک کی حکومتوں نے اجازت دے دی تو امسال یہ سیریز کھیلی جائے گی۔

فٹ بال:- سویڈن میں عورتوں کا عالمی کپ فٹ بال ٹورنامنٹ کھیلا گیا جو کہ ناروے نے جرمنی کو فائنل میں دو صفر سے شکست دے کر جیت لیا۔ دفاعی چیمپئن امریکہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ چین کی ٹیم چوتھے نمبر پر رہی۔

ٹینس:- لندن میں ہونے والے کوئنز کلب گراس ٹینس ٹورنامنٹ میں عالمی نمبر دو پیٹ سمپراس نے فرانس کے فارگیٹ (Forget) کو شکست دے کر یہ ٹورنامنٹ جیت لیا فارگیٹ نے سیمی فائنل میں بورس بیکر کو شکست دی تھی۔ پیٹ سمپراس اب ومبلڈن ٹائٹل تیسری بار مسلسل جیتنے کے لئے پرعزم دکھائی دیتے ہیں۔

کرکٹ:- عالمی ورلڈ کپ جس کا افتتاحی میچ ۱۴- فروری ۱۹۹۶ء کو نیوزی لینڈ اور انگلینڈ کے درمیان بھارت کے شہر احمد آباد میں کھیلا جائے گا۔ ورلڈ کپ کے مکمل شیڈول کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ پاکستان جہاں کل (۱۶) میچز کھیلے جائیں گے۔ میچز کے گراؤنڈز کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ابتدائی میچز پاکستان کے شہر راولپنڈی میں ۳' لاہور میں ۳' جبکہ کراچی' فیصل آباد' پشاور میں دو دو میچز اور ایک میچ گوجرانوالہ میں کھیلا جائے گا۔ پاکستان میں دو کوارٹر فائنل کراچی اور فیصل آباد میں اور فائنل لاہور میں کھیلا جائے گا۔ دو کوارٹر فائنل اور دونوں سیمی فائنل بھارت میں کھیلے جائیں گے۔

کوارٹر فائنل مارچ کی ۹ اور ۱۰ تاریخ کو پاکستان اور بھارت میں کھیلے جائیں گے سیمی فائنل ۱۳ اور ۱۴ مارچ کو بھارت میں جبکہ ورلڈ کپ کا فائنل ۱۷- مارچ کو لاہور میں کھیلا جائے گا۔ پاکستان میں ورلڈ کپ کی تیاری بڑی تیزی کے ساتھ جاری ہے۔ گراؤنڈز میں جدید سہولتیں دینے کے لئے اقدامات جاری ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم ابرار احمد صاحب آف کینیڈا کا نکاح عزیزہ اسماء ظہور صاحبہ بنت مکرم میجر ظہور احمد صاحب آف چک L-7/14 ضلع ساہیوال کے ساتھ مورخہ 10- جون 95ء کو بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد شاہد نے بعوض 75000 روپے حق مہر پڑھا- عزیزم ابرار احمد- مکرم چوہدری فضل احمد صاحب (وفات یافتہ) آف چک L-7/14 ضلع ساہیوال کا نواسہ اور عزیزہ موصوفہ چوہدری صاحب کی پوتی ہے- احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

ولادت

○ مکرم منور احمد راٹھور صاحب حال جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۳- جون ۹۵ء کو بیٹی سے نوازا ہے- حضرت صاحب نے بچی کا نام لبنیٰ صدف عطا فرمایا ہے- نومولودہ مکرم چوہدری ضیاء الدین صاحب حال لالہ موسیٰ کی نواسی ہے- اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادم دین بنائے-

سانحہ ارتحال

○ محترمہ عائشہ حفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم میاں عبدالحفیظ صاحب (وفات یافتہ) محلہ دارالیمن ربوہ مورخہ 6- جولائی 1995ء بوقت سوا پانچ بجے شام بقضائے الٰہی مختصر علالت کے بعد اچانک وفات پاگئیں-

محترمہ عائشہ حفیظ صاحبہ محترم میاں الہ دین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ کی بیٹی اور محترم میاں اللہ رکھا صاحب آف ترگڑی رفیق حضرت بانی سلسلہ کی بہو اور محترم کرنل عبدالعزیز صاحب آف کیولری گراؤنڈ لاہور کی والدہ تھیں- آپ کا جنازہ محلہ دارالیمن میں مکرم مولوی محمود احمد صاحب نے پڑھایا اور قبرستان عام میں قبر تیار ہونے پر صدر صاحب محلہ محترم سلیم الدین احمد صاحب نے دعا کروائی-

داخلہ گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ

○ ادارہ ہذا نے ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجینئرز (تین سالہ کورس) کے سال اول میں

مندرجہ ذیل ٹیکنالوجیز میں مجوزہ فارم پر درخواستیں طلب کی ہیں-

1- سول 2- الیکٹریکل 3- کیمیکل 4- انسٹرومنٹ 5- الیکٹرونکس

داخلہ کی اہلیت :-

1- عمر :- یکم ستمبر 95ء کو 18 سال

2- تعلیم :- 1- ریاضی اختیاری 2- انگریزی 3- فزکس 4- کیمسٹری کے ساتھ میٹرک پاس ہو کسی بھی مضمون میں فیل نہ ہو کم از کم 40 % غیر مجموعی طور پر حاصل کئے ہوں- درخواست بھجوانے کی آخری تاریخ 16- اگست 95ء مقرر ہے-

مزید تفصیلات کے لئے رزنامہ "جنگ" مورخہ 95-7-9 ملاحظہ فرمائیں-

(نظارت تعلیم)

احمدی طلباء و طالبات

متوجہ ہوں

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں احمدی طلباء و طالبات کی تعلیمی راہنمائی کے لئے ایک information cell قائم ہے- جو کہ اندرون ملک اور بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے کے لئے طلباء و طالبات کی راہنمائی کرتا ہے- نیز بیرون ملک دنیا کی مختلف یونیورسٹیز میں داخلہ کے بارے میں تازہ ترین معلومات موجود ہیں-

اس لئے طلباء و طالبات سے درخواست ہے کہ وہ اس سہولت سے بھرپور فائدہ اٹھائیں-

(نظارت تعلیم)

اعلان داخلہ ایم ایس سی کیمیکل انجینئرنگ

○ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے ایم ایس سی کیمیکل انجینئرنگ میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں- جس کے لئے تعلیمی قابلیت کسی بھی (تسلیم شدہ) یونیورسٹی سے بی ایس سی کیمیکل انجینئرنگ ہونا ضروری ہے- درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۹۵-۷-۲۷ مقرر ہے-

داخلہ ٹیسٹ مورخہ ۱۲- اگست ۹۵ء کو کیمیکل انجینئرنگ کے ڈیپارٹمنٹ میں ہوگا- ٹیسٹ کے وقت شناختی کارڈ دکھانا لازمی ہوگا-

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ "NEWS" ۹۵-۷-۸ ملاحظہ فرمائیں-

(نظارت تعلیم)

ضروری اعلان

○ مکرم محمد احمد صاحب علوی آف اوکاڑہ نمائندہ برائے حصول "اشتہارات روزنامہ الفضل" جہاں کہیں بھی ہوں فوری طور پر بذریعہ فون دفتر الفضل میں رابطہ کریں-

(مینیجر الفضل)

بقیہ صفحہ ۱

دنیا میں ایسی نہیں جو اس کے فضل کے بغیر حاصل کی جاسکتی ہو- جب تک آسمانوں سے اس کا فیصلہ نہ ہو اس وقت تک نہ کوئی عزت مل سکتی ہے' نہ کوئی رتبہ پایا جاسکتا ہے' نہ مال ملتا ہے' نہ خوشی اور مسرت حاصل ہوتی ہے یہ حقیقی عزتیں اور وہ اموال جو بھلائی اور خیر کا موجب بنتے ہیں اور وہ جتھہ اور خاندان جس سے انسان حقیقی مسرتیں حاصل کرتا ہے- یہ حقیقی عزتیں اور مسرتیں اسی کو ملتی ہیں' جو خود کو بے مایہ اور نیست سمجھے اور ہر چیز کے ملنے پر اللہ تعالیٰ کی قدرت کا احساس پیدا کرے اور ہر نعمت میں اس کے پیار کا جلوہ اسے نظر آئے-

بقیہ صفحہ ۹

آپ کا نام نہایت عزت سے لیں گی- ماسٹر صاحب لکھتے ہیں کہ میں جوں جوں اس مقدمے کا ذکر کرتا- آپ کا چہرہ نہایت خوش ہوتا چلا جاتا تھا- اور ایسا ہی ہونا بھی چاہئے تھا- کیونکہ یہ ایک ایسا واقعہ ہے جس کی نظیر بہت کم ملتی ہے-

بقیہ صفحہ ۴

رحمت ضروری ہے- یاد رکھیں جہاں جلد بازی میں انسان غصے میں مبتلا ہو جاتا ہے- اولاد کو مارنے لگ جاتا ہے اس کو گالیاں دینے لگ جاتا ہے وہاں تربیت کا مضمون غائب ہو چکا ہوتا ہے- وہاں نفسانی جوش کا معاملہ شروع ہو جاتا ہے- اور نفسانی جوش سے تربیت نہیں ہوا کرتی- حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اسی لئے ایک رفیق پر بہت ہی خفگی کا اظہار فرمایا' جن کے متعلق اطلاع ملی تھی کہ وہ اپنی اولاد سے سختی کرتے ہیں اور مار کے ان کو ٹھیک کرنا چاہتے ہیں- اتنی سختی کا اظہار فرمایا کہ بہت کم میں نے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو اپنے رفیق پر اس طرح ناراض ہوتے دیکھا ہے اور بار بار اس طرف توجہ دلائی کہ تم دعا کیوں نہیں کرتے- اس سے پتہ چلا کہ خدا کے پاک بندے جو سچا ایمان رکھتے ہیں وہ تمام کوششوں میں سب سے زیادہ اہمیت دعا کو دیتے ہیں-

(ذوقِ عبادت اور آدابِ دعا ص ۲۶۲ تا ص ۲۶۷)

بقیہ صفحہ ۳

(۸) ہمارے بھائیوں میں سے عزیزی نسیم مہدی کو اللہ تعالیٰ نے سلسلہ کی خدمت کی جو توفیق بخشی ہے اس پر ہم سب خاندان والوں کو فخر ہے- اللہ تعالیٰ اسے بیش از پیش خدمت سلسلہ کی توفیق ارزانی فرمائے- ہم بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقف زندگی ہیں مگر ہمیں کالج میں خدمت کرنے کی توفیق ملی اور کالج کے قومیائے جانے کے بعد اب ہوا کی زد پر ہیں- آندھی چلی تو لے گئی ہم کو اڑا کے ساتھ-

(۹) اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمیں صہری رشتہ بھی ایک ایسے ہی خدمت گزار خاندان سے نصیب ہوا- ہمارے دادا خسر حضرت مولانا اسماعیل حلالپوری جماعت کے ممتاز عالم تھے اور ہمارے خسر حضرت مولانا محمد احمد جلیل سلسلہ عالیہ کے مفتی کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہیں- ہماری بیگم امتہ المجید ناصر' جامعہ نصرت ربوہ کی پرنسپل کی حیثیت میں خدمت کر رہی ہیں- اللہ تعالیٰ قبول فرمائے-

(۱۰-۱۱) عزیزی نسیم مہدی کا صہری رشتہ بھی سلسلہ کے ممتاز خدمت گار خاندانوں میں قائم ہوا- ہماری پہلی وفات یافتہ بھابھی' عزیزہ نفیسہ' محترم مولوی عبدالعزیز صاحب بھامبڑی کی بیٹی تھیں- ان کے انتقال کے بعد حضرت صاحب نے عزیزی نسیم مہدی کا رشتہ' حضرت مولانا محمد شریف صاحب کی بیٹی عزیزہ امتہ النصیر سے کرایا اور عزیزہ محترمہ اس وقت عزیزی مہدی کے ساتھ کینیڈا میں خدمت سلسلہ پر مستعد ہے- ہمارے منجھلے بھائی عزیزی ہادی احمد' واہ چھاؤنی میں جماعت کے عہدیدار ہیں اسی طرح ہمارے بہنوئی عزیزم محمد اسلم بھروانہ لاہور میں خدام الاحمدیہ کی قیادت کر رہے ہیں- اللہ تعالیٰ ہمارے خاندان کو بیش از پیش خدمات سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے- واللہ المستعان-

(۱۲) ہمارے ہی خاندان کے ایک اور عالم حضرت مولوی محمد فضل خان چنگوی تھے- یہ بزرگ ہمارے دادا کے خالہ زاد بھائی اور ہمنام تھے- آپ کا شمار برصغیر کے ممتاز علماء میں ہوتا تھا- آپ نے ابن عربی کی کتاب فتوحات مکیہ کا اردو میں ترجمہ کیا تھا اور یہ ترجمہ آج تک اپنی کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے منفرد سمجھا جاتا ہے- آپ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں ہمارے دادا کے ساتھ ہی بیعت ہوئے مگر آخر عمر میں ذہنی توازن سے محروم ہو کر خود اپنی امامت کا دعویٰ کر بیٹھے- ان کی اولاد' دونو بیٹے' راجہ عبدالرحمان اور راجہ عبدالرؤف خان مخلص احمدی تھے- ہماری چھوٹی پھوپھی' امتہ العزیز انہی راجہ عبدالرؤف خان صاحب سے بیاہی گئیں-

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 10- جولائی- 1995ء
درجہ حرارت کم از کم 31 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 41 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو ملائشیا کا چار روزہ دورہ مکمل کرنے کے بعد واپس اسلام آباد پہنچ گئی ہیں۔ وزیر اعظم نے ملائشیا کا سرکاری دورہ وزیر اعظم مہاتیر بن محمد کی دعوت پر کیا تھا۔

○ کراچی میں اتوار کو نامعلوم افراد کی فائرنگ سے ۸۔ افراد جاں بحق اور ۹ زخمی ہو گئے۔ لیاقت آباد میں نامعلوم مسلح افراد نے مورچہ بند ہو کر رینجرز اور پولیس پر فائرنگ کی جس کے بعد دونوں طرف سے سینکڑوں گولیاں فائر کی گئیں۔ جس سے علاقے میں خوف وہراس پھیل گیا۔ اور لوگ گھروں میں محصور ہو گئے۔ شریف آباد میں کار سواروں نے ٹریفک پر فائرنگ کی۔ ڈسٹرکٹ سینٹرل کا علاقہ سب سے زیادہ متاثر ہوا جہاں شہری زندگی مفلوج رہی۔ اور علاقے کے تمام اہم تجارتی مراکز اور بازار بند رہے۔ نوجوانوں نے سڑکوں پر رکاوٹیں کھڑی کر کے ٹائر جلائے۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ سید عبداللہ شاہ نے کہا ہے کہ علم و ہنر سے مالا مال اردو بولنے والوں کے ہاتھوں میں ہتھیار تھما دیئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اکثریت میں ہونے کے باوجود سندھی بولنے والوں کو ان سے اختلاف نہیں رکھنا چاہئے۔ بلکہ انہیں گلے سے لگا کر نفرت کی دیوار گرا دینی چاہئے۔

○ چیئرمین سینٹ وسیم سجاد نے کہا ہے کہ حکومت مجھے عدالتوں سے لڑانا چاہتی ہے لیکن میں عدالتوں سے نہیں لڑنا چاہتا۔ انہوں نے کہا کہ چیئرمین کی رولنگ کے بعد عدالت بھی مداخلت نہیں کر سکتی۔ عدالت اگر حکم پر عمل نہیں کر رہی تو اس معاملے پر بھی غور کرنا پڑے گا۔

○ پاکستان کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان عمران خان نے کہا ہے کہ پاکستانی سیاست دانوں کی اکثریت کرپٹ ہے اور اس وجہ سے ان کی کوئی عزت نہیں۔ یہ لوگ بھاری رقوم خرچ کر کے الیکشن لڑتے ہیں اور برسر اقتدار آکر کرپشن شروع کر دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر پاکستان کی بھلائی کے لئے سیاست میں آنا پڑا تو ضرور آؤں گا۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے سیاسی جماعتوں سے اپیل کی ہے کہ وہ کراچی کے حالات معمول پر لانے میں حکومت سے تعاون کریں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کراچی کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے سنجیدگی سے کوششیں کر رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وسطی ایشیا کی ایک ریاست کے ذریعے کراچی اسلحہ منتقل ہو رہا ہے۔ صدر نے مزید کہا کہ پنجاب کی سیاسی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے بھی حکومت اقدامات کر رہی ہے اور جلد ہی صوبے کا سیاسی مسئلہ حل ہو جائے گا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب منظور احمد وٹو نے صدر مملکت سردار فاروق احمد لغاری سے پنجاب کی مخلوط حکومت کے مسئلے کے حل کے سلسلہ میں ملاقات کی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب دورہ امریکہ سے قبل تنازعات حل کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے اسی سلسلہ میں وزیر اعظم سے بھی ملاقات کی کوشش کی لیکن وزیر اعظم کی دیگر مصروفیات کی وجہ سے یہ ملاقات نہ ہو سکی۔

○ مسلم لیگ (ج) کے سربراہ حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی نے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو کو تبدیل کرنے کے لئے کوئی بات نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ پاور شیئرنگ فارمولا تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ سوچ سمجھ کر بنایا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ وٹو کی تبدیلی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ انہوں نے کہا کہ میں نواز شریف کو مسلم لیگی ہی تسلیم نہیں کرتا۔ ان کی پارٹی سے انہیں نکال دیا جائے تو باقی کچھ نہیں رہ جاتا۔

○ پاکستان ریلویز نے کرایوں میں ۱۵ فیصد اضافے کا فیصلہ کیا ہے۔ ریلوے حکام نے ۳۰ فیصد اضافے کی تجویز پیش کی تھی۔ مگر حکومت نے اسے مسترد کر دیا۔ البتہ کرایوں میں اضافہ حتمی منظوری کے بعد موثر ہوگا۔

○ سپاہ محمد پاکستان کے ایک رہنما نے کہا ہے کہ پولیس کو تیسری بار نیاز بیگ پر آپریشن کا شوق مہنگا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ مبشر نقوی کے قتل کی کڑیاں ڈکیتی سے جوڑ کر ہمارے زخموں پر نمک چھڑکا گیا ہے۔

○ نواز شریف کیس کی سماعت کے موقع پر مسلم لیگی کارکنوں نے ہائی کورٹ کے سامنے زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا۔ مظاہرین نے کریکر چلائے۔ پتھراؤ کیا اور پولیس پر ایسی ہوائیاں چلائی گئیں جن میں آنسو گیس تھی۔ پولیس نے بھی مقابلہ میں اندھا دھند آنسو گیس استعمال کی۔ مال روڈ میدان جنگ بن گیا لیگی خواتین کو گرفتار کر لیا گیا۔ مظاہرین نے ایک پولیس بس بھی نذر آتش کر دی۔

○ اسیر ارکان کو سینٹ میں پیش نہ کرنے پر اپوزیشن نے اجلاس سے واک آؤٹ کر دیا۔ چیئرمین سینٹ وسیم سجاد نے کہا کہ حکومت نے اسیر ارکان کو ایوان میں پیش نہ کر کے چیئرمین کے احکام کی حکم عدولی کی ہے۔

○ اپوزیشن نے سینٹ کے اجلاس میں کراچی اپریشن معطل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ قائد حزب اختلاف راجہ ظفر الحق نے مطالبہ کیا کہ کراچی میں فوری بلدیاتی انتخابات کروائے جائیں انہوں نے ایم کیو ایم کو بھی ہڑتال کے فیصلے پر نظر ثانی کرنے کے لئے کہا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر مذاکرات ناکام ہوئے تو تباہی ہوگی۔

○ معلوم ہوا ہے کہ ٹوبہ ضمنی الیکشن میں مسلم لیگ (ن) کے امیدوار کو برتری حاصل ہو گئی ہے۔

○ اکانومسٹ کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان آرمی کے جرنیل بے نظیر کے بغیر "متفقہ" حکومت پر زور دے سکتے ہیں۔

میٹرک کا رزلٹ 95-7-13 کو
رؤف بک ڈپو کالج روڈ ربوہ
پر دیکھئے۔ فون نمبر 212297

سیلز مینوں کی ضرورت ہے
ہمیں اپنے پراڈکٹ "کیلو فر سیرپ" (مٹی چھڑانے والا شربت) و دیگر پراڈکٹس کی سیل کیلئے پاکستان کے تمام شہروں سے وہاں کے مقامی سیلز مینوں کی ضرورت ہے۔ دلچسپی رکھنے والے احباب فوری قلمی رابطہ فرمائیں۔
مینیجر مظہر دواخانہ رجسٹرڈ
احمد نگر نزد ربوہ فون 211544 - 04524

ضرورت ہے
گھر کے کام کے لئے ایک خادمہ کی ضرورت ہے جو کھانا بھی پکا سکے۔ صدر محلہ کی تصدیق کے ساتھ رجوع کریں۔
الفردوس کلاتھ ہاؤس اقصیٰ روڈ
خالد متین اختر ولد ضیاء الدین ارشد ربوہ

لندن کی سستی ٹکٹوں کے لئے لاہور میں آپ کی اپنی ٹریول ایجنسی
Galaxy Travel Services (PVT) LtD
'3-Transport House Egerton Road Lahore
Tel : 6310449 ,6366588 ,6367099

ہاضمہ اور پیٹ کی ادویات

		قیمت
☆ بدہضمی، پیٹ درد، کھٹے ڈکار، بھوک کی کمی اور پیٹ کی جملہ امراض میں، خدا تعالیٰ فوری آرام کے لئے اکسیر ہے	DIGESTIN TABS.	18/-
☆ قدرتی بھوک کو پیدا کرنے اور جزو بدن بنانے کے لئے	APPETIZER CAPS.	18/-
☆ پراٹھے، پیٹ درد، درد گردہ، انتڑیوں وغیرہ کا درد	COLIC CURE	20/-
☆ پیٹ میں ہوا۔ ریح۔ ہوا کا بکثرت خارج ہونا۔ ڈکار، اپھارہ	FLATULENCE CURE.	20/-
☆ معدہ کی جلن، تیزابیت، خوراک کی نالی اور سینہ میں جلن	HEART BURN CURE	20/-
☆ یرقان، جلد، آنکھوں اور پیشاب کی زردی، جگر کی خرابی	JAUNDICE CURE	20/-
☆ معدہ کا السر، زخم، معدہ کے منہ پر ورم اور جلن	STOMACH ULCER CURE	20/-

نوٹ: ایک سے زیادہ تکالیف اکٹھی ہوں تو ان سب تکالیف کی ادویات بیک وقت اکٹھی استعمال کی جائیں۔ اس طرح یہ مکمل مزاجی علاج ہوگا۔ جس سے جلد تر شفا کی امید ہے۔ تفصیلی لٹریچر منگوانے کے لئے ۔/2 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں۔
کیور یٹو انٹرنیشنل۔ ربوہ
فون کلینک 606 (04524) ہیڈ آفس 771 (04524)
سیلز 211283 (04524) فیکس 212299 (4524-92)

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں ● کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکہ کے زیورات۔
● زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
● زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد
فون: دوکان 837 گھر 212175